رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۷ر اکتوبر ۱۹۴۷ء سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

جلد ۸ر ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۸ر اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰

کچھ تو ہمارے پاس رہنے دو

پنجاب میں اس وقت جو تباہی اور بربادی آئی ہے۔ اس کا اندازہ نہ الفاظ سے لگایا جاسکتاہے نہ خیالات سے۔ بغیر کسی اشتعال کے۔ بغیر کسی وجہ کے خدا کے بندوں کا قتل عام اس طرح شروع کر دیا جاتا ہے کہ حیرت ہی آتی ہے۔ کہ خدا کے بندوں نے خدا کو کس طرح بھلا دیا ہے۔ قتل انتہائی اشتعال کے وقت بھی ناجائز ہے۔ لیکن بلا اشتعال کے۔ بغیر کسی وجہ کے قتل اور عورتوں بچوں کا قتل ایسا فعل ہے۔ جس کو دنیا کا کوئی مذہب بھی تو جائز قرار نہیں دیتا۔ دنیا کی کوئی تہذیب بھی تو اسے روا نہیں سمجھتی سیاسی لڑائی ہی سہی۔ ملکی جھگڑا ہی سہی۔ لیکن اس سیاسی لڑائی یا اس ملکی جھگڑے میں ان عورتوں اور بچوں کا کیا دخل ہے۔ جو بے تحاشا مارے جاتے ہیں۔ ان بوڑھوں اور ضعیفوں کا کیا دخل ہے۔ جو بے جرم عام قتل کئے جاتے ہیں۔ ہندو سکھ مسلمانوں کے دشمن سہی۔ مسلمان ہندو سکھوں کے دشمن سہی۔ لیکن ایسٹرن پنجاب کے مسلمان کی جائداد پر ایک عام سکھ یا ہندو کا کیا حق ہے۔ اور مغربی پنجاب کے سکھ یا ہندو کی جائداد پر ایک عام مسلمان کا کیا حق ہے۔ مشرقی پنجاب کے مسلمان کی جائداد مشرقی پنجاب کی حکومت کی کفالت میں ہے اور مغربی پنجاب کے ہندو سکھ کی جائداد مغربی پنجاب کی حکومت کی کفالت میں ہے۔ پس

مشرقی پنجاب کے ہندو اور سکھ کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ مشرقی پنجاب کو چھوڑنے والے مسلمان کی جائداد کو نہ چھوئے اور مغربی پنجاب کے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ ہندو اور سکھ کی جائداد کو ہرگز نہ چھوئے۔ دونوں گورنمنٹیں دونوں جائدادوں کی کفیل رہیں۔ اگر دونوں طرف کے باشندے پھر اپنے اپنے ملک میں آباد ہونا چاہیں۔ تو وہ مال حکومتیں ان کے سپرد کر دیں۔ اور اگر وہ اپنے ملک میں واپس نہ جانا چاہیں گے۔ تو حکومتیں باہمی حساب کر کے ہر ایک کی جائداد کی قیمت ملکوں میں بانٹ دیں۔ اگر کچھ جائداد لاوارث ہوگی۔ تو اس کی وارث مشرقی پنجاب میں مشرقی حکومت ہوگی۔ اور مغربی پنجاب میں پاکستان کی حکومت ہوگی۔ یہی اسلامی حکم ہے۔ اور اسی کی تصدیق عقل کرتی ہے۔ ہندو اور سکھ مسلمان نہیں مگر وہ عقل کا تو دعوے کرتا ہے۔ اور مسلمان کے دماغ میں عقل بھی ہے۔ اور وہ ساتھ ہی مسلمان بھی ہے۔ اس طرح اسے دوہری راہ نمائی اور دوہری ہدایت حاصل ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ کثرت کے ساتھ مسلمان اخبارات میں یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ کہ مغربی پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کی جائداد کو نہ لوٹا جائے۔ لیکن بعض لوگ لوٹ رہے ہیں۔ اور مشرقی پنجاب میں تو یہ بات اتنی زیادہ ہے۔ کہ اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن مشرقی پنجاب کا

یہ ظلم ہمیں اپنے فرائض سے بری الذمہ نہیں کر دیتا۔ ہم دنیا کو یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ انہوں نے ہمارا لاکھ لوٹا تھا۔ ہم نے ان کا دس ہزار لوٹا ہے۔ کیونکہ دنیا کا ہر معقول انسان ہمیں کہیگا کہ کیا تمہارا لاکھ لوٹنے والا انسان وہی تھا۔ جس کا تم نے دس ہزار روپیہ لیا تھا؟ اس کا ہم کوئی جواب نہیں دے سکتے کیونکہ واقعہ میں وہ وہ آدمی نہیں تھا۔ اس پر مزید غضب یہ ہے کہ مغربی پنجاب میں اکثر لوٹنے والے مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے نہیں مغربی پنجاب کے لوگ ہیں۔ اور مشرقی پنجاب میں لوٹنے والے اکثر مشرقی پنجاب کے باشندے ہیں مغربی پنجاب کے گئے ہوئے لوگ نہیں۔ گویا ظلم سے لوٹا ہوا مال بھی ان لوگوں کو نہیں ملتا۔ جن کے مال لوٹے گئے ہیں۔ ان لوگوں کو ملتا ہے جن کے گھر اور جائدادیں محفوظ ہیں۔

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں ایسے تمام لاوارث مال شریعت اسلامیہ کے رو سے حکومت کی ملکیت ہوتے ہیں۔ پس پاکستان کے علاقہ کا جو مال ہندو اور سکھ چھوڑ جاتا ہے۔ وہ کسی مسلمان کا نہیں وہ حکومت پاکستان کا ہے۔ اور جو شخص اس مال کو لوٹتا ہے۔ وہ ہندو سکھ کو نہیں لوٹتا پاکستان کو لوٹتا ہے۔ جب امن ہوگا اور باہمی سمجھوتہ ہوگا۔ تو حکومت پاکستان کو ان چیزوں کی قیمت ادا کرنی پڑیگی۔ اور جب ایسا ہوا پاکستان کی حکومت کو مالی طور پر بہت بڑا نقصان پہنچے گا۔ کیا یہ دیانتداری ہے؟ کیا یہ انصاف ہے کہ خود اپنی ہی حکومت کی جڑیں کاٹی جائیں۔

جس طرح افراد کو حق نہیں کہ افراد کا مال لوٹیں اسی طرح افراد کو یہ بھی حق نہیں کہ وہ غیر قوموں کے افراد کو ان کے دوسرے بھائیوں کے ظلموں کی وجہ سے اپنے ملک میں تنگ کریں۔ اس بارہ میں بھی مسلمان اخبارات نہایت دلیری سے بار بار پبلک کو توجہ دلا چکے ہیں۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ اب تک پبلک نے اپنی ذمہ واری کو نہیں سمجھا۔ ہر سمجھانے والے کو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کو دیکھو وہاں مسلمانوں پر کیا ظلم ہو رہا ہے۔ مگر ایسا کہنے والا یہ غور نہیں کرتا۔ کہ خود اسی کا جواب اسے مجرم بنا دیتا ہے۔ مشرقی پنجاب کا سکھ اور ہندو کیوں ظالم ہے۔ اس لئے کہ اسے وہاں کے مسلمان کو دکھ دینے یا قتل کرنے کا کوئی قانونی حق حاصل نہیں۔ اگر یہ اصول ٹھیک ہے۔ تو کیا یہ اصول اس مسلمان پر چسپاں نہیں ہوتا۔ جو مغربی پنجاب میں کسی ایسے سکھ یا ہندو کو دق کرتا یا اسے قتل کرتا ہے جو مغربی پنجاب کو چھوڑنا پسند نہیں کرتا۔ اور ہمارے ساتھ رہنے پر رضامند ہے۔ اگر اس سکھ یا ہندو کو مارنا یا دق کرنا ہمارے لئے جائز ہے۔ تو پھر مشرقی پنجاب کے سکھ اور ہندو پر بھی ہم کوئی اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ یہ درندوں والا قانون ہے۔ اور اسی درندوں والے قانون پر وہ عمل کر رہا ہے۔ اور ہم سے بہت زیادہ زور سے وہ عمل کر رہا ہے۔ اگر یہ فعل قابل تعریف بات ہے۔ تو مشرقی پنجاب کا سکھ اور ہندو ہم سے بہت زیادہ قابل تعریف کام کر رہا ہے کیونکہ جتنے سکھ ہندو مسلمان مارتے ہیں۔ ان سے کئی گن زیادہ مسلمانوں کو وہ قتل کر رہا ہے وہ ہم سے کئی گنا زیادہ مسلمانوں کو دق کر رہا ہے ؛

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید ... گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور ... سے شائع کی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر ...

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ بار بار یہودیوں اور عیسائیوں سے فرماتا ہے۔ کہ تم مسلمان تو نہیں مگر کسی مذہب کو تو ماننے والے ہو۔ کم سے کم تمہیں اپنے مذہب پر تو عمل کرنا چاہیئے۔ جب تک تم اپنے مذہب پر عمل نہ کرو۔ اس وقت تک تمہاری کوئی حیثیت نہیں۔ یہ قانون ہمیں بھی اپنے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ ہم مسلمان ہیں ہمیں اسلام کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہم سکھ اور ہندو نہیں کہ ہم سکھوں اور ہندوؤں کا طریق اختیار کریں۔ مصر کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک عیسائی روزانہ یہ تقریر لوگوں کے اندر کیا کرتا کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپٹر مارے۔ تو تو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے اور اس سے وہ اپنے مذہب کی فضیلت ثابت کیا کرتا تھا۔ ایک دن ایک مسلمان وہاں سے گزرا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر ایک تھپٹر اسے مارا۔ پادری نے اسکو پکڑ لیا۔ اور پولیس کو آواز دی۔ اس شخص نے کہا پادری صاحب آپ تو روزانہ وعظ کیا کرتے ہیں۔ کہ انجیل کی تعلیم نہایت اعلےٰ ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپٹر مارے تو تو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے۔ پادری نے جواب میں کہا مگر آج تو میں اسلام ہی کی تعلیم پر عمل کرونگا۔ کیونکہ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو آئندہ کے لئے میں یہاں کام نہیں کر سکونگا۔ خواہ وہ مسلمان جس نے اس پادری کو تھپٹر مارا تھا پکڑا ہی گیا ہو۔ اور اسے سزا ہی ملی ہو۔ پھر بھی اس نے اسلامی تعلیم کی فوقیت تو ثابت کروالی۔ اور عیسائی سے اقرار کروالیا۔ کہ وہ اپنی تعلیم پر عمل نہیں کر سکتا۔ کیا ہم بھی دنیا کے سامنے یہی کہیں گے کہ بے شک اسلام کی اخلاقی تعلیم بہت اعلیٰ ہے مگر اس وقت ہم ہندوؤں اور سکھوں کا رویہ ہی اختیار کریں گے۔ اور اسی میں ہماری نجات ہے۔ ایسا کہنے کے بعد اسلام کی دشمنوں کی نظر میں کیا وقعت رہ جائے گی۔ ہماری جانیں ہمارے مال ہماری عزتیں مشرقی پنجاب میں برباد ہوئیں۔ اگر مغربی پنجاب میں ہمارا ایمان سلامت رہ جائے۔ اور اس شورش اور فساد کے وقت میں ہم دنیا کو یہ بتا سکیں کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرکے امن اور صلح قائم ہو سکتی ہے۔ تو ہم گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔ مال دشمن کے پاس چلا جائے گا۔ ایمان ہم کو مل جائے گا۔ لیکن اگر یہ بات نہ ہوئی۔ اگر ہم نے یہاں وہی طریقہ اختیار کیا۔ جو سکھ اور ہندو مشرقی پنجاب میں اختیار کر رہا ہے۔ تو ہمارے پاس کچھ بھی تو باقی نہیں رہے گا۔ نہ دین نہ دنیا۔ پس ہم تمام احباب سے یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ملک میں یہ جذبہ پیدا کریں۔ کہ اس موقعہ پر وہ اسلامی طریق کو اختیار کریں۔ انتقام لینا حکومت کے اختیار میں ہوتا ہے پبلک کے اختیار میں نہیں ہوتا حکومت کو توجہ دلاؤ کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ مگر خود قانون اپنے ہاتھ میں نہ لو کہ یہ اسلام کے خلاف ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ جب ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے دیکھوں تو چونکہ اسلام نے زانی کی سزا رجم مقرر فرمائی ہے میں اس کو قتل کردوں؟ آپ نے فرمایا نہیں حکومت کو اطلاع دو۔ اور حکومت کو اپنا قانون خود جاری کرنے دو۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو تم خدا تعالےٰ کی نگاہ میں قاتل سمجھے جاؤ گے۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح حکومت کی ذمہ داریوں کو حکومت کے سپرد رکھنے کی تاکید کی ہے۔ ہمیں یہ حکم نہیں بھولنا چاہیئے اور حکومت کی ذمہ واریوں کو اپنے قبضہ میں نہیں لینا چاہیئے۔ یقیناً یہ بات ہم پر گراں گزرتی ہے۔ ہر رپورٹ جو ہم کو مشرقی پنجاب سے پہونچے گی۔ ہمارے جذبات کو ابھارے گی۔ ہماری طبیعت میں غصہ پیدا کرے گی۔ ہمارے اعصاب کھچنے لگ جائیں گے۔ اور ہمارے سر کی طرف خون چڑھنا شروع ہو جائے گا۔ لیکن ہمیں اپنے طبعی جذبات کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اخلاق کے تابع رکھنا چاہیئے اسی سے دنیا میں ہماری عزت ہوگی۔ اور اسی سے ہمارے دین کی بھلائی ہوگی۔

جو ہندو یا سکھ ہمارے ملک میں رہنا چاہیں ہمیں ان کو اپنی امانت سمجھنا چاہیئے۔ اور جو لوگ اپنا مال چھوڑ گئے ہیں۔ ہمیں اس مال کو پاکستان کی امانت سمجھنا چاہیئے۔ سابق مسلمانوں نے تو اپنے اخلاق کے ایسے شاندار نمونے چھوڑے ہیں کہ ہمیں اپنے لئے کسی نئے رستہ کے تجویز کرنے کی ضرورت ہی نہیں سپین کے ایک مسلمان کو ایک عیسائی نے مار دیا۔ قاتل دوڑ کر ایک بڑے محل میں داخل ہوا اور اس کے مالک سے کہا میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ مجھے پکڑنے کے لئے لوگ آرہے ہیں۔ اس رئیس نے اسے اپنے مکان کے پچھواڑے میں کسی جگہ بند کر دیا۔ جب وہ باہر نکلا تو آگے سے اسے پولیس ملی جس نے ایک لاش اٹھائی ہوئی تھی۔ وہ لاش انہوں نے اس کے آگے رکھ دی۔ اور اسے بتایا کہ اس کا اکلوتا بیٹا ایک شخص نے مار دیا ہے۔ اور وہ اس کے قاتل کی تلاش کر رہے ہیں۔ وہ اسی طرف بھاگا ہوا آیا ہے۔ مگر ابھی تک انہیں مل نہیں سکا۔ رئیس نے سمجھ لیا کہ وہ شخص جس کو اس نے پیچھے مکان میں چھپایا ہے۔ وہی اس کے بیٹے کا قاتل ہے۔ مگر وہ سچا مسلمان تھا اپنا قول دے چکا تھا۔ پولیس کو اس نے رخصت کیا۔ اور اس کمرہ کی طرف گیا۔ جس میں اس نے قاتل کو چھپا رکھا تھا۔ کمرہ کھول کر اس نے کچھ روپیہ اس قاتل کے ہاتھ میں رکھا۔ اور کہا پچھواڑے کی طرف سے نکل کر بھاگ جاؤ۔ پولیس تمہاری تلاش میں ہے۔ یہ روپیہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ تا کہ تمہارے بھاگنے میں مدد دے۔ باقی مجھے پتہ لگ گیا ہے۔ کہ تم قاتل ہو۔ اور جس شخص کو تم نے مارا ہے وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ مگر مسلمان غدار نہیں ہوتا۔ میں تمہیں پناہ دے چکا ہوں۔ اب میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ یہ اسلامی اخلاق ہیں جن کی وجہ سے اسلام دنیا میں پھیلا۔ یہ اسلامی اخلاق ہیں۔ جن کی وجہ سے اسلامی مبلغوں کے سامنے تمام دنیا کی آنکھیں نیچی رہتی تھیں۔ ہمیں پھر ان اسلامی اخلاق کو زندہ کرنا چاہیئے۔ غم و غصہ سے ہمارے دل مرتے ہیں تو مرنے دو۔ کٹتے ہیں تو کٹنے دو۔ ہمارے مدنظر صرف ایک چیز رہنی چاہیئے کہ اسلام زندہ ہو اور اسلام کی فوقیت دنیا کے تمام مذہبوں اور طریقوں پر ظاہر ہو۔

مومن قربانی کے وقت گھبراتا نہیں جو گھبراتا ہے وہ مومن نہیں

اخبار الفضل میں لازمی چندوں کے متعلق اعلان کئے جا رہے ہیں۔ کہ اس وقت سلسلہ کو روپیہ کی بہت ضرورت ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ۵۰ فی صدی چندہ ادا کرنے کی کوشش کرے۔ تا کہ موجودہ غیر معمولی بڑھی ہوئی ضروریات پوری ہو سکیں۔ مگر روزانہ آمد کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک لازمی چندے (چندہ عام حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ) بہت کم وصول ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ضروری اخراجات پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ دوستوں کو ان چندوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ علاوہ ازیں جن دوستوں نے حفاظت مرکز کے سلسلہ میں اپنی تمام جائداد یا آمد وقف کی ہوئی ہے۔ ان میں سے جس قدر کسی دوست نے ایک فیصدی کے حساب سے یا ایک ماہ کی آمد کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس کو فوری طور پر پورا فرمائیں۔ مومن جب وعدہ کرتا ہے۔ تو اس کو ہر قیمت پر پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح جب تک قربانیاں نہ کی جائیں گی۔ اس کامیابی کا مونہہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ جو صحابہ کرام نے اپنی زندگی میں بہت جلدی دیکھ لی۔ خدا وہی خدا ہے۔ جو تمام راستبازوں کا خدا تھا۔ اس کے وعدے سچے ہیں۔ اگر ہم بھی اس معیار قربانی پر پہونچ جاویں۔ جس پر رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام پہنچے تھے تو بغیر کسی امتیاز اور فرق کے خدا تعالےٰ ہم سے وہی سلوک کرے گا۔ جو ان سے کیا۔ ہم کو اپنی کوتاہیاں دور کرنی چاہئیں۔ اطاعت کے لحاظ سے ہمیں رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر وہ ہی قوتیں حاصل کرنی چاہئیں جو صحابہ کرام نے حاصل کیں۔ پھر کوئی دنیا کی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ خدا کا قانون یہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنی طاقتوں کو آپ نہیں مٹایا کرتا۔

پس سچی اطاعت اور قربانی کرو تا سب کچھ پاؤ۔ کجا ایمان اور کجا بزدلی کسی کام کا نہیں ہے وقت ہے کہ اپنا مال جان۔ عزت اور وطن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہو جاؤ۔ پھر دنیا کی حکومت کے علاوہ آسمان پر لازوال حکومت ملے گی۔

ناظر بیت المال

نماز جنازہ کی درخواست

افسوس ہے میجر مسعود شاہد صاحب ایم۔ اے ساکن محلہ کشمیریاں شہر سیالکوٹ جو ایک نہائت مخلص احمدی نوجوان تھے اور ایڈیٹر الفضل کے برادر نسبتی تھے۔ ڈیرہ دون ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے لئے گئے تھے۔ ان کے متعلق غازی آباد کی پولیس نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ راستہ میں شہید کر دیئے گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک والدہ ایک بھائی ایک بیوہ اور تین بچے ہیں۔ احباب سے ان کی والدہ کی طرف سے جنازہ غائب پڑھنے کے لئے درخواست ہے۔ نیز احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

(از شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

کوئی حکومت یا سلطنت اس وقت تک عادل اور منصف نہیں کہی جا سکتی جب تک وہ اپنے معاہدات اور اعلانات کی پابندی نہیں کرتی۔ تاریخ شاہد ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو گورنمنٹیں اپنے قول و اقرار کی خلاف ورزی کر کے رعایا پر ظلم اور زیادتی کرتی ہیں وہ دنیا میں صرف چند روزہ مہمان ہوتی ہیں اور جلد ہی صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جایا کرتی ہیں اس کے بالمقابل جو بادشاہتیں اپنی بات کا پاس کر کے رعایا کے امن و آرام کا خیال کرتی اور لحاظ رکھتی اور اس بات کو خاص طور پر دیکھتی رہتی ہیں کہ اس کے ساتھ ناانصافی کا برتاؤ نہ ہو۔ وہ دنیا میں بہت پھلتی پھولتی اور ترقی و عروج حاصل کرتی ہیں۔

مثلاً آپ کو ایک تاریخی واقعہ سناتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانے میں جب اسلامی فوجوں نے دمشق پر قبضہ کیا تو وہاں کے باشندوں پر حسب معمول جزیہ لگا دیا گیا یہ بہت ہی معمولی سا ٹیکس تھا جس کے معاوضہ میں حکومت کو رعایا کی جان و مال اور اس کی عزت و آبرو کی پوری پوری ذمہ واری لینی پڑتی تھی۔ دمشق کے باشندے نہایت ہی خوشی کے ساتھ یہ خفیف ٹیکس ادا کر دیا کرتے تھے۔ اور بے فکر ہو کر اپنے گھروں میں آرام کی نیند سوتے تھے۔ کیونکہ ایرانی اور رومی حکومتوں میں انہیں مختلف قسم کے بھاری بھاری ٹیکس ادا کرنے پڑتے تھے اور پھر بھی بیگار سے محفوظ نہیں رہتے تھے اس جزیہ سے عورتیں، بچے اور ضعیف مرد جو کاروبار نہ کر سکتے ہوں۔ آتشکدوں کے پجاری، گرجاؤں کے راہب اور وہ لوگ مستثنیٰ ہوتے تھے جو مسلمانوں کے ساتھ فوج میں شامل ہو کر فوجی خدمات بجا لاتے تھے۔

اہل دمشق پر جو جزیہ لگایا گیا تھا۔ وہ انہوں نے بھی بطیب خاطر ادا کر دیا۔ اور نہایت اطمینان کے ساتھ اپنے کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ وہ راتوں کو پاؤں پھیلا کر میٹھی نیند کے مزے لیتے تھے۔ اور مسلمان ان کی نگہبانی کرتے تھے۔ عصمت دری۔ استحصال بالجبر۔ ظلم اور سختی کا ایک واقعہ بھی دمشق میں رونما نہ ہوا اور اہل دمشق جو آئے دن اپنے ہم مذہب رومی حاکموں کے تختۂ مشق ستم بنے رہتے تھے۔ حیران تھے کہ ان کے نئے فرمانروا کتنے عجیب و غریب ہیں۔ اور عرب کے "یہ وحشی" انسانیت اور شرافت کا کتنا بلند ترین معیار رکھتے ہیں۔

دمشق کو فتح کرنے کے بعد جب مسلمان آگے بڑھے تو قیصر روم نہایت تیاریوں کے ساتھ ایک لاکھ بانوے ہزار فوج لے کر مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھا۔ حضرت عمر کو بڑی فکر ہوئی۔ اور جہاں جہاں اسلامی فوج پھیلی ہوئی تھی آپ نے اس کو احکام بھیج دیئے کہ ایک مقام پر جمع ہو جائیں۔ اور اپنے قومی دشمن کا مجموعی طور پر مقابلہ کریں۔ لیکن انتہائی کوشش کے باوجود ۴۰ ہزار سے زیادہ فوج جمع نہ ہو سکی مگر اس چالیس ہزار نے ہی عیسائیوں کی ایک لاکھ بانوے ہزار فوج کو میدان کارزار میں اتنی زبردست شکست دی کہ قیصر کی کمر ٹوٹ گئی اور اسے شام کا علاقہ چھوڑ کر مجبوراً قسطنطنیہ بھاگ جانا پڑا۔

اصل سلسلہ میں بیان کرنے والی بات یہ ہے کہ جب دمشق میں متعین اسلامی لشکر کو بھی دمشق چھوڑ کر ایک جگہ جمع ہونے کا حکم ملا تو امیر لشکر نے باشندگانِ دمشق کو بلا کر ان سے کہا کہ ہم نے تم سے جو جزیہ وصول کیا تھا وہ تمہاری حفاظت کا معاوضہ تھا۔ اور اسی شرط پر وصول کیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ اب ہم یہاں سے جا رہے ہیں ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ہمارا حق نہیں ہے۔ کہ اس رقم کو اپنے پاس رکھیں ہم یہ تمام جزیہ تمہیں واپس کرتے ہیں۔ اگر زندہ بچ کر فتح و کامرانی کے ساتھ آ گئے۔ تب تو تم سے دوبارہ لے لیں گے ورنہ تم جانو اور تمہارا کام"

عدل و انصاف کے اس حیرت انگیز سلوک کو دیکھ کر باشندگانِ دمشق کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں۔ اور نہایت ہی رقت قلب کے ساتھ انہوں نے کہا "خدا تمہیں فتح دے اور جلدی ہی واپس لائے۔ ہم شہر کے دروازے بند کر لیتے ہیں۔ اور خواہ قیصر بھی آ جائے تو نہیں کھولیں گے۔ جب تک تم واپس نہ آ جاؤ"

یہ تھا مسلمان حاکموں کا سلوک غیر قوموں اور غیر مذاہب کی رعایا کے ساتھ۔ کیا تمدن اور تہذیب کے اس دور میں کوئی ایسی مثال پیش کی جا سکتی ہے؟ دنیا بھر کی تاریخ کے تمام اوراق پلٹ جاؤ۔ تمہیں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملے گا۔

پس جو حکومتیں اور سلطنتیں اپنی پائیداری اور استحکام چاہتی ہیں ان کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کے آرام و آسائش اور ان کے امن و حفاظت کا بلا تمیز مذہب و ملت خاص انتظام کریں۔ اور نیز یاد رکھیں کہ خدائے جبار و قہار کی طاقت جلد سے جلد ان کا خاتمہ کر دے گی جو گورنمنٹ جس قدر زیادہ ظلم و ستم پر کمر باندھے گی وہ اتنی ہی جلد نیست و نابود کر دی جائے گی۔

آج کل پنجاب و دہلی کا علاقہ حکومت کے قیام کے باوجود جس بہیمیت اور وحشت کا شکار ہو رہا ہے۔ اور جس قدر بے گناہ باشندوں کا حکومت کی آنکھوں کے سامنے قتل و عام ہو رہا ہے۔ اس کے تصور سے بھی انسان لرز اٹھتا ہے۔ مگر حکومت نہ صرف یہ کہ دیکھ رہی ہے اور کچھ نہیں کرتی۔ بلکہ بیسیوں اور سینکڑوں جگہ خود ملٹری اور فوج نے قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہے حکومت کو ایک ایک بات کا علم ہے مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ زبانی بے شک یہ کہا جا رہا ہے (۱) کہ ہم باشندوں کو نکالنا نہیں چاہتے (۲) ہم ان کو دوبارہ ان کے گھروں میں بسانے کے خواہشمند ہیں (۳) جو آدمی لوٹ مار کرتا ہوا دیکھا جائے گا گولی سے اڑا دیا جائے گا (۴) پناہ گزینوں کی پوری حفاظت کی جائے گی۔ اور ان کی تلاشیاں نہیں لی جائیں گی۔ (۵) لوگوں کا نقل مکانی کرنا حکومت کے لئے سم قاتل ہے (۶) ہم اپنے ہم مذہبوں سے اپیل کرتے ہیں کہ لوٹ مار بند کر دیں۔ پناہ گزینوں پر حملے نہ کریں عورتوں اور بچوں پر ہاتھ نہ اٹھائیں۔ وغیرہ وغیرہ تقریروں میں بھی یہ کہا جاتا ہے اخباروں میں بھی شائع ہوتا ہے اعلان بھی کئے جاتے ہیں لیکن ان میں سے عمل ایک بات پر بھی نہیں کیا جاتا؟

پس یہ نرا قول ہی قول ہے جو عمل سے یکسر خالی ہے۔ کوئی سپیشل ٹرین اپنے مستقر پر ایسی نہیں پہنچتی جس کے ڈبے خون میں لت پت نہ ہوں۔ کوئی کنوائے ایسا نہیں ہوتا جس کے اوپر راستہ میں گولیوں کی بوچھاڑ نہ ہوتی ہو۔ کوئی پیدل قافلہ ایسا نہیں گذرتا جس کے معقول افراد راہ میں مارے نہ جاتے ہوں۔ کسی جگہ کے پناہ گزین حقیقی طور پر امن و عافیت نہیں۔ ان کو حسب ضرورت نہ کھانا ملتا ہے نہ پانی۔ اور برخلاف اعلانات ان کی تلاشیاں لی جاتی ہیں قیمتی کپڑے اور زیورات چھین لئے جاتے ہیں۔ ان کے مویشی دوسروں کو دیدیئے جاتے ہیں۔ کوئی شہر ایسا نہیں جس کے کچھ نہ کچھ اور بے گناہ باشندے بلا قصور جیل میں نہ ٹھونسے یا گولی سے اڑا دیئے گئے ہوں کوئی شہر ایسا نہیں جہاں آزادانہ لوٹ مار نہ ہوئی ہو۔

ان حالات کی موجودگی میں یہ زبانی اعلانات کیا وقعت رکھتے ہیں! اور ان سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

کسی حکومت کے کارندے اپنی (باقی برصفحہ ۴)

کلامِ محمود

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو

یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشک چمن اس دن
ہے درِ فنا مطلق بالمراتم ہی سے یار کو آنے دو

جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی ان سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو

وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

محمود اگر منزل ہے کٹھن تو راہنما بھی کامل ہے
تم اس پہ توکل کر کے چلو آفات کا خیال ہی جانے دو

قلب یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں دین حق کا چرچا

رپورٹ ماہ اگست ۴۷ء

از ناصر احمد صاحب انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ از زیورک

ایک بصیرت رکھنے والی آنکھ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت کے لئے ایک یہی حقیقت ہی کافی ہے۔ کہ حضور کی پیشگوئی کے ماتحت جماعت احمدیہ کے مبلغین دنیا کے دور دراز علاقوں میں پہنچ گئے ہیں اگر حضور اپنے دعوٰی میں نعوذ باللہ برحق نہ تھے تو کس چیز نے غیر معمولی حالات میں اس پیشگوئی کو پورا کیا یقیناً یہ قدرت خداوندی کا ایک زبردست نشان ہے اور اب مبلغین کی مساعی اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں قریب کے زمانہ میں اس پیشگوئی کے دوسرے شاندار پہلو متعلقہ غلبۂ اسلام پورے ہوں گے اور منکرین و مخالفین پر آخری حجت پوری ہو جائے گی۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ سوئٹزرلینڈ میں تبلیغی کارروائیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ٹریکٹ کی اشاعت

اس مہینہ میں ایک خاص سکیم کے ماتحت ایک ٹریکٹ تقسیم کیا گیا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام درج تھا اور حضور کی شبیہ مبارک بھی تھی پہلے زیورک سے باہر اور پھر زیورک میں تقسیم کیا گیا۔ اکیس مختلف مقامات میں ہم نے جا کر یہ ٹریکٹ شائع کیے بعض اوقات لوگوں سے گفتگو کا موقع بھی ملتا تھا۔ بعض لوگوں کے خطوط اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے جنہیں ضروری معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ قریباً دو ہزار ٹریکٹ زیورک سے باہر اور ایک ہزار سے اندر زیورک میں تقسیم ہوا اس سے لوگوں کی دلچسپی بڑھ گئی اور وہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کرنے لگے۔ بہت سے ایسے ہیں جو قرآن کریم کا جرمن ترجمہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے پاس معمولی لٹریچر بھی نہیں جس سے ان کی تسلی ہو سکے۔ خدا کرے کہ ہمارے پاس جلد ضروری لٹریچر مہیا ہو جائے۔ تا حق کے متلاشیان کی روحانی تشنگی کو دور کیا جا سکے۔ آمین

ملاقاتیں وغیرہ

برادرم مولوی غلام احمد بشیر صاحب بعض میٹنگوں میں شمولیت کے لئے گئے اور وہاں بعض اشخاص سے واقفیت پیدا کی ایک دفعہ انہوں نے ایک صاحب سے گفتگو کی چار مزید افراد بھی وہاں تھے۔ گفتگو کا سلسلہ دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ ایک روز ایک ترک سے واقفیت پیدا کی خاکسار ایک روز ایک دفتر میں گیا۔ وہاں تین اشخاص کو احمدیت کے متعلق آگاہ کیا۔ وہ سوالات کے جواب دلچسپی سے سنتے رہے۔ ایک روز ایک آسٹریلین صاحب کو دعوت دی گئی انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ دیکھنے کی خواہش کی میرے پاس ایک نسخہ تھا جو کسی سے مستعار لیا ہوا تھا۔ میں نے وہ دیا۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہفتہ کے بعد اس کا مطالعہ کر کے واپس بھجوا دیا۔ ان سے اسلام کے متعلق گفتگو بھی کی ایک روز ایک ڈاکٹر کو بھی دعوت دی گئی اور ان سے گفتگو کی گئی۔ دو اشخاص سے مختلف مواقع پر رمضان کی اغراض پر اور ایک خاتون سے مسئلہ تعدد ازدواج پر گفتگو کی گئی۔ اپنی جرمن زبان کی معلمہ کو کتاب "احمدیت" مطالعہ کے لئے دی ان سے گفتگو بھی کی گئی۔ ایک روز ایک صاحب نے ٹیلیفون پر لٹریچر کا مطالبہ کیا جو کچھ بن پڑا اسے بھجوایا گیا۔ دو اشخاص کو خطوط میں تفصیل کے ساتھ اسلام کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی گئی برادرم لطیف صاحب نے ایک نومسلم کو خط لکھ کر احمدیت سے متعارف کرایا۔ ایک روز انہوں نے ایک ہندوستانی سے گفتگو کی۔ اور اسے ایک احمدیت کی ضرورت بتائی ایک روز انہیں ایک اور صاحب سے احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا

ایک روز خاکسار سے ایک خاتون کی گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا کہ یسوع ہی آخری منجی ہیں۔ اسے خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بتائی۔ اور تفصیل کے ساتھ اسلام کی صداقت کا ذکر کیا۔ ایک اور موقع پر دو اشخاص سے بائیبل کی پیشگوئیوں پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا

متفرق

اس مہینہ میں ہماری زیادہ مصروفیت مختلف مقامات میں ٹریکٹوں کی اشاعت پر رہی۔ تین اخبارات نے ہمارے ٹریکٹ کا ذکر کیا اور عنوان اس آیت کا ترجمہ دیا "ان الدین عند اللہ الاسلام"

عیدالفطر کے موقعہ پر یہاں بعض عراقی اور مصری طلباء کے علاوہ عیسائی دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ تا عید کے خطبہ کے ذریعہ ان کو پیغام حق پہنچایا جا سکے۔ چنانچہ اس لحاظ سے ہمارا یہ چھوٹا سا اجتماع خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اس تقریب کا ذکر علیٰحدہ اخبار کو بھجوایا جا چکا ہے۔ یورپ اور امریکہ کے دوسرے مشنوں سے خط و کتابت جاری رہی تا ایک دوسرے کے حالات معلوم کر کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جا سکے قادیان دارالامان کے اردگرد فسادات کی خبروں کے باعث اس مہینہ یہ خط و کتابت معمول سے بہت زیادہ رہی۔ کیونکہ ایک دوسرے سے حالات معلوم کرنے کے لئے جلد جلد خطوط لکھنے ضروری تھے

یہاں پہلی اطلاع انہوں نے بذریعہ تار ۲۲ اگست کی صبح کو ملی جس سے سخت فکر اور پریشانی پیدا ہوئی۔ اپنی بے بسی اور بے کسی پر دل اور بھی کڑھتا کہ ان حالات میں اپنے مقدس مرکز سے ہم کس قدر دور ہیں۔ اسی وقت لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور پنڈت نہرو کو تاریں دی گئیں کہ ہمارے مرکز کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ رات کو لندن سے برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کا ٹیلیفون آیا جس سے مزید تفاصیل معلوم ہوئیں۔ اگلے روز صبح خاکسار جنیوا جا کر پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ سے ملا اور صورت حالات بتلائی۔ انہوں نے پورے تعاون کا وعدہ کیا۔ اسکے بعد مختلف اطلاعات ملیں اور خطوط کے ذریعہ خبریں ملتی رہیں۔ ۳۰ اگست کو ایک بار پھر لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور پنڈت نہرو کو تاریں دی گئیں نیز مسٹر ایٹلی کو بھی۔

تادم تحریر سخت پریشانی کی کیفیت ہے حضرت امیر المومنین کا پیغام یہاں ملا جس سے مصیبت کی اہمیت کا اندازہ ہوا ہم بجز دعاؤں کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ گو خواہش ہے کہ اڑ کر بھی مقدس بستی دارالامان میں پہنچ جائیں لیکن خدا تعالیٰ کی کسی خاص مصلحت نے ہمیں اس موقعہ پر اس بابرکت مقام سے بہت دور رکھا ہوا ہے۔ اے خدا! تو اپنا فضل فرما اور اپنے اور ہمارے دشمنوں کے ارادوں کو ناکام کر اور ان کے دلوں کو بدل دے اے خدا تو جو سب کی سننے والا رحیم و کریم خدا ہے ہماری دعا سن۔ اور ہمارے جان و مال و عزت سے محبوب ہستیوں اور مقدس مقامات اور شعائر اللہ کی حفاظت فرما۔ اللھم آمین۔

---

۳ اپنی اصلاح کر لیں۔ مگر ہم تو ڑے ہیں جو سمجھ رکھتے ہیں۔

یکم اکتوبر ۴۷ء

ریلوے پبلک سے اپیل

از عطا حسین ہیڈ جنرل سکرٹری یونائیٹڈ یونین آفس ریلوے نارووال

پچھلے دو مہینوں سے مسلمانوں کو جس مصیبت عظمیٰ سے دوچار ہونا پڑا ہے اسکی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ بہرحال سنجیدگی سے سوچنے کے بعد ہر عقلمند مسلمان بہ آسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ یہ ہمارے ہی گناہوں کا خمیازہ ہے اور ہماری ہی ایمانی کمزوریوں اور غداریوں کا سبب اصل میں اللہ پاک ہماری بداعمالیوں کے عوض ہمیں سزا دے رہا ہے۔ اور ہم پر عذاب نازل ہو چکا ہے۔ اور یہ بلا صرف توبہ کے ذریعہ اور نیک مسلمان بننے کے بعد ہی ٹل سکتی ہے۔

مجھے اس وقت یہ عرض کرنا ہے کہ سلطنت پاکستان جو خداداد اور صرف ایک مرد مجاہد کے طفیل حاصل ہوئی ہے پہلے ہی سانس میں بے پناہ اخراجات کے نیچے دب کر بے حال ہو رہی ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا اصولی فرض ہے کہ ہر جائز طریقہ سے حکومت کا ہاتھ بٹائے اور آمدنی کے ذرائع جو کہ قریباً مسدود ہو چکے ہیں۔ ہر ممکن کوشش سے جاری کر کے نہ صرف ثواب دارین حاصل کرے۔ بلکہ قومی اور ملی احساس کو زندہ کرنے کا باعث ہو۔ اب ہر ایک مسلمان اسلامی سلطنت کا رکن ہونے کی وجہ سے اسلامی استقلال سے کام لے انشاء اللہ مایوسی اور نحوست دور ہوتے دیر نہ ہوگی۔ ریلوے کا محکمہ چونکہ سب سے زیادہ آمدنی پیدا کرنے میں صف اول میں ہے اس لئے ہر ایک ریلوے مسافر خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر قسم اٹھائے کہ نہ وہ خود بلا ٹکٹ سفر کرے گا اور سامان کو بک کرائے بغیر گاڑی میں رکھے گا۔ اور نہ ہی دوسروں کو ایسا کرنے دیگا۔ ہندو اور سکھ ملازمین چونکہ پاکستان چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ اور انہیں کی باوجود اقلیت میں ہونے کے سازشوں کے ذریعہ بہتات تھی۔ اسلئے چیک کرنے کا انتظام ناقص ہو چکا ہے اور پناہ گزینوں نے بھیڑ گیاں ڈالدی ہیں اب صرف مسلمان مسافروں کے ایمان کا امتحان ہے میں یہ بھی یقین دلانے کیلئے تیار ہوں کہ مسلم ریلوے ملازمین نے پرانی عادتوں کو چھوڑنے کا تہیہ کر لیا ہے ہم سب مل کر اگر چاہیں۔ تو آمدنی میں لاکھوں اور کروڑوں کا اضافہ ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں

(بقیہ صفحہ ۳) طاقت کے غرور میں حکومت کے اعلانوں کے خلاف مصیبت زدہ و بلا رسیدہ مجبور اور نہتے لوگوں پر آج جتنا چاہیں ظلم کر لیں۔ لیکن وہ دن دور نہیں کہ قدرت کا زبردست ہاتھ مظلوموں کا انتقام لینے کے لئے بلند ہو گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے اس وقت ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔ اور اس کا پچھلا حال اس کے پہلے حال سے بدتر ہو گا۔ مبارک ہیں وہ جو اپنے ہولناک انجام سے پہلے ۲

کشمیر مسلم ایسوسی ایشن کا ریزولیوشن

راولپنڈی ۵ ۔ اکتوبر ۔ کشمیر مسلم ایسوسی ایشن راولپنڈی نے مولینا غلام حیدر خنڈالوی کی صدارت میں ایک اجلاس پیرس ہوٹل میں منعقد کیا اور تجویز پاس کی جس میں شیخ محمد عبداللہ صاحب لیڈر نیشنل کانگرس کی حالیہ تقریر کی سخت مذمت کی گئی ہے اور مسلمانان کشمیر پر زور دیا ہے کہ وہ اس کی لیڈری کے خلاف بغاوت کریں اور کشمیر کو اس کے تباہ کن اور خطرناک ہتھکنڈوں سے بچائیں ۔ ایسوسی ایشن نے مہاراجہ کشمیر پر بھی زور دیا ہے کہ وہ فی الفور کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کا فیصلہ کریں کیونکہ جغرافیائی اور ٹھوس مسلم آبادی اس بات کی مقتضی ہے ایسوسی ایشن اس ظلم وستم کے خلاف احتجاج کرتی ہے جو ڈوگرا فوج نے پونچھ میں کیا ہے اور پاکستان حکومت سے ملتجی ہے کہ پوسٹ اور تار کے ذرائع کی حفاظت کرے اور ان کو ہندو غنڈوں کی زد سے بچائے ۔ آخر میں ایسوسی ایشن ان کشمیریوں سے اپیل کرتی ہے جو پاکستان میں رہتے ہیں کہ سب متحد ہو جائیں اور کشمیر کو پاکستان میں شمولیت کے لئے مجبور کرنے کے واسطے متحدہ جدوجہد کریں ۔

پاکستان اردو مجلس کی قرارداد

پاکستان اردو مجلس کی منتظمہ کا ایک ہنگامی جلسہ آج پیسہ اخبار سٹریٹ انارکلی لاہور میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی :۔

" پاکستان اردو مجلس کی منتظمہ کا یہ اجلاس حکومت مغربی پنجاب کے اس حکمنامے کے خلاف پر زور احتجاج کرتا ہے جس کی رو سے روزنامہ " زمیندار " لاہور کی اشاعت دو ہفتوں کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے ۔ اس مجلس کے نزدیک حکومت کا یہ اقدام صحافتی آزادی پر ایک ناواجب حملہ ہے اور مسلم لیگ کے اپنے ہی بنیادی فیصلوں کے خلاف ہے ۔

حکومت کے اس فعل سے اُن لوگوں کو صدمہ پہنچا ہے جو عوامی حکومت میں پریس کی آزادی اور حریت فکر کے داعی ہیں ۔ مغربی پنجاب کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس نوٹس کو جلد از جلد واپس لے اور آئیندہ اس قسم کی کارروائی کرنے سے پیشتر مسلم جرنلسٹ ایسوسی ایشن سے مشورہ کر لیا کرے "

قمر اجنالوی ۔ عبدالرحیم شبلی ۔ ظہور الحسن ڈار ۔ مرزا ادیب ۔ سید احسان علی ۔ ؟ ۔ نثار نجیب آبادی ۔ لطیف انور ۔ رحمن مذنب ۔ قمر تسکین ۔ " بش " مظفر پوری ۔ نعیم ہاشمی ۔ صادق مسعود ۔

(جنرل سکرٹری پاکستانی اردو مجلس لاہور)

دہلی کے مسلمان سپاہیوں سے ہتھیار چھین لئے

نئی دہلی ۷ ۔ اکتوبر ۔ نہایت موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر پٹیل کے ایما پر دہلی کے تمام مسلمان سپاہیوں کو غیر مسلح کیا جا چکا ہے ۔ ان سے ہتھیار رکھوانے کے بعد متعدد سپاہیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ ان گرفتاریوں سے ان مسلمان سپاہیوں میں سراسیمگی اور بے چینی پھیل گئی ہے جو ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے کل ان سپاہیوں کی طرف سے ایک برقیہ قائد اعظم محمد علی جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں ۔ وزیر اعظم پاکستان کو ارسال کیا گیا لیکن محکمہ تار نے اس برقیہ کو کراچی بھیجنے سے انکار کر دیا ۔

صوبوں اور ریاستوں کی کانفرنس میں پناہ گزینوں کے انتقال کے متعلق

اہم فیصلے

نئی دہلی ۶ ۔ اکتوبر ۔ صوبوں اور ریاستوں کی ایک کانفرنس میں جو سردار پٹیل نے پیر کے روز بعد دوپہر منعقد کی ۔ یہ فیصلہ ہوا کہ ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جو پیدل یا بذریعہ ٹرین مسلم پناہ گزینوں کے انتقال کی اولیت اور راستوں کے لئے تجاویز متعین کرے ۔

مسٹر این گوپال سوامی آئنگر وزیر بغیر محکمہ ہندوستان ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ و ڈاکٹر گوپی چند بھارگوا وزیر اعظم مشرقی پنجاب پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی ، سردار سورن سنگھ ہوم منسٹر مشرقی پنجاب وزیر اعظم بیکانیر مسٹر وی نیل کنٹھن آف ریلوے بورڈ اس کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے ۔

کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سردار پٹیل نے اس بات پر زور دیا کہ موسم سرما کے پیش نظر ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ پناہ گزینوں کو جلد از جلد نکال دیا جائے ۔ آپ نے کہا کہ ٹرینوں کے ذریعہ انتقال میں یہ ایک بڑی دقت ہے کہ فسادی ٹرینوں پر حملے کر دیتے ہیں اور ٹرینوں میں سفر کے دوران میں مختلف فرقوں کے پناہ گزینوں کو باہر پھینک دیتے ہیں ، یہ واقعات ریاستوں میں سے گزرنے والی ٹرینوں پر ہوتے ہیں ، سردار پٹیل نے ایسی ریاستوں کے حکمرانوں سے درخواست کی کہ وہ تعاون کریں اور اس معاملہ میں مدد دیں ۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر قانون شکنی جو ملک کے طول و عرض میں پھیل رہی ہے جلد ختم نہ ہوئی تو حکومت کے تعمیری کاموں میں سخت حرج واقعہ ہوگا ۔ اور اگر لوگوں نے ہماری درخواستوں پر توجہ نہ دی تو ناچار ہمیں دوسرے ذرائع اختیار کرنے پڑیں گے ۔

والیان ریاست نے جو حاضر تھے سب نے ٹرین لائنوں کی جو ان کی ریاستوں میں سے گذرتی ہیں حفاظت کی ذمہ داری لی ۔ مہاراجہ الور نے ساٹھ ہزار اور مہاراجہ بھرت پور نے پندرہ ہزار غیر مسلم پناہ گزینوں کو اپنی ریاستوں میں بسانے کا وعدہ کیا ۔ کانفرنس میں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ سیلاب کی وجہ سے جو ریلوے لائنیں خراب ہو گئی ہیں انہیں جلد از جلد مرمت کیا جائے ۔

فتح گڑھ چوڑیاں کے پناہ گزینوں کے کیمپ پر سکھوں کا حملہ

لاہور ۷ ۔ اکتوبر ۔ ایک پناہ گزین کل بچ بچا کر قادیان سے لاہور پہنچا ۔ اس نے بتایا کہ فتح گڑھ چوڑیاں میں مسلمان پناہ گزینوں کا جو کیمپ تھا ۔ اس میں تقریباً ۲۵ ہزار مسلم پناہ گزین مقیم تھے ۔ پہلے اس کیمپ میں مسلمان فوج متعین تھی ۔ لیکن نہ معلوم اسے کیوں ہٹا لیا گیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پرسوں سکھوں نے مسلح ہو کر اس پر حملہ کر دیا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا اور بیشتر مسلمانوں کو قتل کر دیا ۔ اسی پناہ گزین نے یہ بھی بتایا کہ چند دن پہلے یہاں سے اڑھائی ہزار مسلمان پناہ گزینوں کا ایک قافلہ روانہ ہوا تھا جس پر راستے میں سکھ غنڈوں نے حملہ کر دیا ۔ اس حملے میں صرف چار یا پانچ سو مسلمان جان بچا کر بھاگ سکے ۔ باقی تمام مسلمانوں کو ان سکھ غنڈوں نے قتل کر دیا ۔

ہیضے کے ٹیکوں کی تقسیم پر حکومت کا اعلان

کراچی ۶ ۔ اکتوبر ۔ وزارت زراعت و حفظان صحت پاکستان گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ تقریباً ۳۳۰۰۰ ۔ ۱۲ ہیضے کے ٹیکے لاہور بھیجے جائیں گے ۔ دس ہزار ٹیکے بہاولپور اور پچاس ہزار ٹیکے سندھ بھیجے جائیں گے ۔ اس وقت پاکستان کے پاس گذشتہ متعین لندن سے ۳۰۰۰۰۰ ٹیکے موجود ہوئے تھے اور تقریباً ۵۰۰۰۰۰ ٹیکے بمبئی سے آ رہے تھے ۔

افغان مجدد الف ثانی ؒ کے متبرک مزار کی توہین برداشت نہیں کر سکتے ۔ ملا شور بازار کا انتباہ

کابل بذریعہ ڈاک ملا شور بازار کا ایک مضمون " اصلاح " میں شائع ہوا ہے ۔ جس میں ملا شور بازار رقمطراز ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے افغانوں کو اتنی عقیدت ہے کہ وہ اُن کے مزار کی بے حرمتی کو برداشت نہیں کر سکتے اگر اس مقدس مقام کی بے حرمتی کی گئی تو اسے کسی صورت میں وہ برداشت نہیں کریں گے

آپ نے راجہ پٹیالہ کو انتباہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے اس متبرک اور مقدس مقام کی حفاظت میں کوتاہی دکھائی تو افغان پٹیالہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے ۔

کسان مزدور کانفرنس کا اعلان

سری نگر ۵ ۔ اکتوبر ۔ کشمیر کسان مزدور کانفرنس کی طرف سے ۶ ہزار کارکنوں کے دستخطوں سے ایک منشور شائع کیا ہے جس میں تفصیل کے ساتھ ان نکات پر بحث کی ہے کہ کشمیر کی ریاست پاکستان میں کیوں شامل ہو ۔ اعداد و شمار دینے کے بعد یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر کشمیر پاکستان میں شامل ہو جائے تو اس سے اسے بہت ہی فائدے ہوں گے ۔ اور اس طرح وہ خوراک کے مسئلہ کو حل کر سکے گی ۔ منشور میں ان لوگوں کو انتباہ کیا گیا ہے جو ریاست کو آزاد یا انڈین ڈومینین

کیا لارڈ اسمے پنڈت نہرو کا پیغام لیکر لندن گئے ہیں

لندن ۶ ۔ اکتوبر ۔ " نیوز کرانیکل " کے نامہ نگار نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ پچھلے ہفتہ وزارت ہندوستان کا جو اجلاس منعقد ہوا اس میں اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی طرف سے ایک خفیہ پیغام حکومت برطانیہ کو ارسال ہوا ہے ۔ یہ پیغام اس اپیل کے نتیجہ کے طور پر ارسال کیا گیا ہے جو حکومت پاکستان نے دوسری مملکت سے فرقہ وارانہ سوال کے حل کرنے کے لئے کی تھی ۔ اسی نامہ نگار نے اس امر کا انکشاف بھی کیا ہے کہ لارڈ اسمے جو گورنر جنرل ہندوستان کے مشیر خصوصی ہیں ان کا دورہ بھی خالی از علت نہیں ۔ عین ممکن ہے پنڈت نہرو نے ان کے ہاتھ بھی کوئی خاص پیغام بھیجا ہو ۔ ایسے وقت میں جب ہندوستان میں مسلمانوں کا قتل عام جاری ہو لارڈ اسمے کا دورہ پُر معنی ہے ۔ نامہ نگار آگے چل کر لکھتا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے جلد از جلد فسادات کی غیر مبہم الفاظ میں مذمت نہ کی ۔ تو برطانیہ دنیا کے سامنے بہت ہی ذلیل ہو گا ۔

کلکتہ کے نزدیک ایک مال گاڑی لٹ گئی

کلکتہ ۶ ۔ اکتوبر ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ شب کلکتہ سے پانچ میل کے فاصلے پر ڈم ڈم کے ریلوے اسٹیشن کے نزدیک پولیس نے لٹیروں کے ایک گروہ پر گولی چلا کر چار اشخاص کو مجروح کر دیا ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسلح اشخاص کے ایک بہت بڑے گروہ نے اسٹیشن کے قریب ایک مال گاڑی کو کھڑا کر کے لوٹنا شروع کر دیا ۔ اطلاع موصول ہونے پر پولیس فوراً موقعہ پر پہنچکر حالات پر قابو پانے کے لئے گولی چلا دی جس سے چار اشخاص مجروح ہوئے اور باقی سب لوگ فرار ہو گئے ۔ مجروحین کو زیر حراست کر کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ۔ پولیس نے ایک ٹرک کو بھی اپنے قبضہ میں کر لیا جس میں بہت سا لوٹا ہوا مال بھرا ہوا تھا ۔

برطانیہ اور پاکستان کے مابین شہری ہوابازی کا معاہدہ

کراچی ۶ ۔ اکتوبر ۔ حکومت برطانیہ کے شہری ہوابازی کے وزیر لارڈ ناتھن نے ۵ ۔ اکتوبر کو پاکستان کے وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر سے ان کے قیام گاہ پر ملاقات کی ۔ انہوں نے پاکستان اور بادشاہت متحدہ (برطانیہ) کے شہری ہوابازی سے متعلق متعدد مسائل پر بحث کی ۔ معلوم ہوا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان فضائی معاہدہ کے متعلق بھی تبادلہ خیالات ہوا ۔ لارڈ ناتھن نے وزیر مواصلات پاکستان کو یقین دلایا کہ ان کی وزارت پاکستان کو فضائی نقل و حمل کی ترقی دینے کے سلسلے میں ہر قسم کی فنی اور غیر فنی امداد بخوشی دینے کو تیار ہے ۔ لارڈ ناتھن نے شام کو پاکستان کے گورنر جنرل سے ملاقات کی ۔ اسی رات کو وہ اپنی جماعت کے ہمراہ بادشاہت متحدہ (برطانیہ) واپس بذریعہ طیارہ روانہ ہو گئے ۔

ڈومینین میں شامل ہونے کا مشورہ دے رہے ہیں ۔ ایسا قدم اٹھانا ریاست کے لئے بہت ہی نقصان رساں ہو گا ۔

قادیان کے خلاف جارحانہ اقدامات — نور ہسپتال پر فوج اور پولیس کا قبضہ

قادیان کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ خوراک کی وہاں سخت قلت ہو گئی ہے۔ مسلمانوں سے تمام آٹا پیسنے والی چکیاں چھین لی گئی ہیں۔ اور اب اگر کسی کے پاس تھوڑے بہت گیہوں ہوں بھی تو مجبوراً ان کو اُبال کر گذر اوقات کر رہے ہیں۔ جو پیدل قافلہ قادیان سے چند دن ہوئے روانہ ہوا تھا اس کو بھی اہل قادیان نے اُبلے ہوئے گیہوں راشن کے طور پر دیئے تھے۔

بچے اور عورتیں حفاظت کے پیش نظر اب تین مقامات میں جمع ہونے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ تھوڑی جگہ میں اتنے بڑے ہجوم کے باعث اور چونکہ خاکروبوں کو بھی کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ حفظانِ صحت کا انتظام نہایت خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور وبا وغیرہ بیماریوں کے پھیلنے کا بڑا خدشہ لاحق ہو گیا ہے۔

بیرونی محلہ جات کی تمام آبادی کو اپنے مکانات سے نکال دیا گیا ہے اور فوج اور پولیس نے ان مکانوں پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ مقامی فوج نے اپنا ہیڈ کوارٹر سر محمد ظفر اللہ خان کی کوٹھی میں بنایا ہے۔

پولیس کی مدد سے سکھ جن مسلمانوں کو تہ تیغ کرتے ہیں ان کی لاشوں پر بھی قبضہ کر لیتے ہیں جو کفن دفن سے بھی محروم رہ جاتی ہیں۔ یہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ مقتولین کی صحیح تعداد کا علم نہ ہو سکے اور نہ ان لوگوں کی صحیح تعداد معلوم ہو سکے جن کو گولی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

فوج اور پولیس نے جماعت احمدیہ کی ذاتی ملکیت نور ہسپتال پر بھی جس میں ان ڈور اور آؤٹ ڈور مریضوں کے علاج کا انتظام ہے قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے مسلمانوں کو مریضوں اور زخمیوں کے علاج کے لئے سخت دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بعض مقامی افسران قادیان کے احمدیوں سے کہتے ہیں کہ وہ ان کو وہاں سے نکالنا نہیں چاہتے لیکن جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اگر یہ درست ہے تو آپ کو چاہئے کہ لوگوں کے مکانات ان کو واپس دلائے جائیں تو خاموش ہو جاتے ہیں اور کچھ جواب نہیں دیتے۔ اردگرد کے پناہ گزینوں کا جو پیدل قافلہ قادیان سے چند دن ہوئے روانہ ہوا وہ ہندو سکھ فوج کی حفاظت میں روانہ ہوا تھا۔ جونہی شہر سے یہ قافلہ نکلا۔ اس پر حملہ کر دیا گیا اور بٹالہ کے قریب پہنچتے پہنچتے چھ سو کے قریب پناہ گزین نہایت سفاکی سے موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔

اس ضمن میں حیرت انگیز امر یہ ہے کہ جو فوج ان مظلوموں کو بحفاظت پہنچانے کے لئے گئی تھی۔ اس نے قادیان آ کر رپورٹ کی کہ صرف دس پندرہ پناہ گزین ہلاک ہوئے اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے سکھ حملہ آوروں کو بھگا دیا جو بالکل غلط ہے۔

جوناگڑھ کے خلاف حکومت ہندوستان کی کارروائی پر کراچی میں حرکت

کراچی ۷ اکتوبر۔ کراچی میں اس خبر پر حیرانی ظاہر کی گئی ہے کہ ہندوستانی یونین نے جوناگڑھ ریاست کا پاکستان میں شامل ہونا منظور نہیں کیا۔ ہندوستان کا یہ رویہ غیر معقول اور غیر محل ہے۔ کیونکہ قانوناً اور دستور کے مطابق ریاستیں خود مختار ہیں اور ہندوستان یا پاکستان دونوں میں سے کسی ایک میں شامل ہونے کے لئے بالکل آزاد ہیں۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ہندوستانی گورنمنٹ کا یہ خیال کہ کسی علاقے کا جھگڑا استصواب رائے سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے ریاستوں کے معاملے پر چسپاں نہیں ہوتا۔ ریاست کے حکمران کو اختیار ہے کہ وہ کسی ڈومینین میں شامل ہوتے وقت صرف اپنی اور اپنی رعایا کی رائے پر چلے لیکن جب وہ کوئی ایک فیصلہ کر لیتا ہے اور کسی ایک ڈومینین میں شامل ہو جاتا ہے تو دوسری ڈومینین کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اس کو اپنے اس فیصلے کے خلاف مجبور کرے۔ ریاستہائے بابریاواد اور منگرول چونکہ اپنی کوئی علیحدہ حیثیت نہیں رکھتیں اس لئے وہ ریاست جوناگڑھ سے علیحدہ ہو کر ہندوستانی یونین میں شامل ہونے کا اختیار بھی نہیں رکھتیں۔ یہاں ہندوستانی گورنمنٹ کے اس فعل کو مذمت کی نظر سے دیکھا گیا ہے کہ اس نے اپنی افواج پوربندر روانہ کر دی ہیں۔ پاکستان کے خلاف صریحاً یہ ایک معاندانہ قدم ہے۔ جوناگڑھ ایک چھوٹی سی ریاست ہے وہ اپنے طاقتور ہمسایوں کے لئے باعث خطرہ نہیں ہو سکتی۔ اور چونکہ اس کا ساحل کافی وسیع ہے۔ پاکستان سے اس کا الحاق ہر طرح سے آسان ہے۔ ہندوستانی گورنمنٹ کے نوٹ کا جواب پاکستان حکومت کی طرف سے چوبیس گھنٹے تک بھیجنے کی امید کی جا رہی ہے۔

پنڈت پریم ناتھ بزاز کا پریس کانفرنس میں اہم بیان

سرینگر ۷ اکتوبر۔ پنڈت پریم ناتھ بزاز نے آج ایک اخبار نویسوں کی کانفرنس میں بیان دیا ہے کہ کشمیر گورنمنٹ نے استبدادی ہتھیاروں سے کام لیتے ہوئے ان اخبارات اور جرنلسٹوں کے خلاف ایک نہ ختم ہونے والی جنگ جاری کر رکھی ہے جو کشمیر کے پاکستان میں شامل ہونے کی حمایت کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ حکومت نے کشمیر کے چار اخباروں جن میں ایک سوشلسٹ اخبار ہمدرد بھی ہے کی خبروں نوٹوں حتیٰ کہ اشتہارات پر بھی کڑا سنسر لگا رکھا ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب کے چار اخبارات کا کشمیر میں داخلہ بھی ممنوع قرار دے دیا ہے اور اخبار کشمیر ٹائمز کی اشاعت بھی بند کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا میں اس کے خلاف پُر زور احتجاج کرتا ہوں اور حکومت کشمیر کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ یہ نازی قسم کی باتیں ترک کر دے۔ مجھے کامل اعتماد ہے کہ کوئی سختی کوئی استبدادی کارروائی آزادی رائے کو دبا نہیں سکیگی اور نہ کشمیر کے باشندوں کو اگر وہ چاہیں پاکستان میں شامل ہونے سے روک سکے گی۔

حیدر آباد دکن میں پناہ گزین

ناگپور ۶ اکتوبر۔ صوبجات متوسط کی حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حیدرآباد دکن میں اب تک صرف دو سو افراد جن میں سے پچاس مسلم خاندانوں نے ہجرت کی ہے۔ مدراس کے اخبار میں حیدرآبادی نامہ نگار کے ذریعہ سے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ بارہ سے تین ہزار خاندان حیدرآباد میں ہجرت کر گئے ہیں۔ سرکاری اعلان میں اس خبر کو بے بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

لارڈ اسمے انگلینڈ پہنچ گئے

لندن ۶ اکتوبر۔ لارڈ اسمے لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان کے سینئر ایڈوائزر کراچی سے نارتھ ہولٹ کے ہوائی اڈے پر بذریعہ ہوائی جہاز پہنچ گئے ہیں۔ برطانیہ میں وہ غیر سرکاری طور پر تشریف لائے ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہندوستان کے متعلق برطانوی کیبنٹ کے سامنے تازہ تفصیلات پیش کریں گے۔ آپ نے کسی کو بیان دینے سے انکار کر دیا۔

مسٹر جالنسن کا تقرر

کراچی ۷ اکتوبر۔ مسٹر ڈبلیو سٹرینگ جو ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اب ان کی جگہ مسٹر ایس ایم جالنسن پاکستان ٹرانسفر آف ایڈمنسٹریشن کے افسر اعلیٰ مقرر ہوئے ہیں۔

مشرقی پنجاب کے وزراء کی تنخواہ

جالندھر ۶ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کے گورنر نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ وزراء کی تنخواہوں کا اعلان کیا ہے۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم کی سالانہ تنخواہ ۴۸۰۰۰ روپیہ اور وزراء کی تنخواہ ۱۸۰۰۰ روپیہ سالانہ ہو گی۔ اس کے علاوہ ۳۶۰۰ روپیہ سالانہ ہر ایک کو الاؤنس ملیگا اور رہائش کے لئے مکان معہ سامان۔ پنجاب منسٹری سیلری ایکٹ کا اس آرڈیننس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

جنرل چمنی کی تبدیلی

امرتسر ۶ اکتوبر۔ جنرل بی ایس چمنی کمانڈر ملٹری ایویکیوایشن آرگنائزیشن یہاں سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ آپ کی جگہ برگیڈیئر تے تشریف لائیں گے۔ چیف خالصہ دیوان جو سکھوں کی نمائندہ ہے۔ اس نے پنڈت نہرو سردار پٹیل اور سردار بلدیو سنگھ کو تار کے ذریعہ درخواست کی ہے کہ جنرل چمنی کو انتقال آبادی کے اختتام تک یہیں رہنے دیا جائے۔

م ح۔ آج رات اس کا سرکاری طور پر اعلان ہو گیا ہے۔

ہندوستان کے لئے اناج

یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ۔ آسٹریلیا اور کینیڈا نے ۵۰۰،۷ ٹن ۲۰۰ ام ٹن اور ... ٹن بالترتیب اناج ہندوستان کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ہر دو سکروں یہ اناج تین جہازوں پر اکتوبر کی بیس تاریخ تک بھیجا جایا کریگا۔

بمبئی کے مسلم پناہ گزینوں کے واسطے

جہازوں کی ضرورت

بمبئی ۷ اکتوبر۔ مسٹر ہاشم انام داد سالار صوبہ آل انڈیا نیشنل گارڈ نے ایک پریس ملاقات میں کہا ہے کہ بھرتپور نابھہ پٹیالہ اور دوسری ریاستوں آگرہ دہلی اور یوپی کے کئی اضلاع سے مسلم پناہ گزین بہت بڑی تعداد میں یہاں آ رہے ہیں۔ آپ نے شکایت کی ہے کہ پناہ گزینوں کے بھیجنے کے لئے جو جہاز ان کے تصرف میں دیئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد بہت کم ہے۔ گورنمنٹ پاکستان کو بہتر اور بڑے جہازوں کا فوری انتظام کرنا چاہئے۔

حیدرآباد دکن کو حکومت ہندوستان کا وفد

حیدرآباد دکن ۷ اکتوبر۔ حکومت ہندوستان نے حیدرآباد دکن میں ایک وفد ارسال کیا ہے جس کے قائد مسٹر وی۔ پی مینن ہیں۔ اس وفد کا مقصد ہے کہ وہ نظام حکومت کے ساتھ اس مکتوب کے متعلق گفت و شنید کرے جو نظام نے حال ہی میں حکومت ہندوستان کو بھیجا تھا۔

کشمیر میں قیدیوں کی رہائی

سرینگر ۷ اکتوبر۔ تینتیس ۳۳ اشخاص جو تحریک "کشمیر چھوڑ دو" کے سلسلے میں قید ہوئے تھے۔ آج حکومت کشمیر نے ان کو رہا کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے کے باقی قیدیوں کی رہائی کا حکم بھی ہو چکا ہے۔

آغا خاں کی اپنے مریدوں کو ہدایت

بمبئی ۷ اکتوبر۔ آغا خاں صاحب نے اپنے ہندوستان میں بسنے والے مریدوں کو مارسیلز سے تار بھیجا ہے کہ وہ ہر کہیں گورنمنٹ کے پورے وفادار رہیں۔